نو سالہ بچہ **جنید حسن** نے یہ مجموعہ

ہفت روزہ رسالہ ''بچوں کا اسلام'' کے مختلف شماروں سے

حاصل کیا اور پھر اپنے کمپیوٹر سے اس کی کتابت کی۔ (ابو زبیر)

قہقہہ نہیں مسکراہٹ

پیشکش: ابو زبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]

(۰۱)

استاد: اگر رات کو سورج نکل آئے تو کیا ہوگا؟

شاگرد: بہت برا ہوگا، پھر رات کو بھی اسکول آنا ہوگا۔

(محمد ہمایوں۔لانڈھی، کراچی)

(۰۲)

ایک شخص: ایک بار میں نے اور میرے دوست نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنے عیبوں سے آگاہ کرتے رہیں گے۔

دوسرا شخص: پھر اسکا کیا نتیجہ نکلا؟

پہلا شخص: نو سال سے ہماری بول چال بند ہے۔

(ابرار احمد چغتائی۔احمد پور سیال)

(۰۳)

استاد: بتاؤ مرغی انڈوں پر کیوں بیٹھتی ہے؟

شاگرد: اس لیے کہ اس کے پاس کرسی نہیں ہوتی۔

(۰۴)

☆ دروازے پر دستک ہوئی، مالک مکان نے دروازا کھولا تو باہر کھڑے ایک شخص نے مٹی سے بھرا لفافہ ان کی قالین پر الٹ دیا اور ساتھ ہی بولا: ”گھبرایئے نہیں، میں ویکیوم کلیز (قالین صاف کرنے کا آلہ) فروخت کرتا ہوں۔ میں یہ مٹی ایک منٹ کے اندر اس قالین سے صاف کر کے دکھاؤں گا تا کہ آپ کو اندازہ ہو جائے، اس مشین کی کارکردگی کیسی ہے، اگر ایک منٹ کے اندر صاف نہ کر سکا تو پھر میں یہ مٹی اپنی زبان سے صاف کروں گا۔“ یہ سن کر مالک مکان نے کہا:

”تو پھر شروع ہو جاؤ، بجلی گئی ہوئی ہے۔“

(نیاز علی۔ش،س بنت غلام محی الدین)

(۰۵)

ایک بوڑھا (اپنے دوست سے): آپ کا بیٹا اتنا امیر ہے اور آپ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔

دوسرا بوڑھا: تو کیا ہوا، آپ کا بیٹا دندان ساز ہے اور آپ کے منہ میں ایک بھی دانت نہیں۔

(۰۶)

مجسٹریٹ: (چور سے) تم نے چینی کی ایک بوری کیوں چرائی؟

چور: جناب دوسری بوری مجھ سے اٹھی نہیں۔

(محمد طیب، کوٹکہ خان بہادر۔لکی مروت)

(۰۷)

ڈاکٹر (وکیل سے): آپ کی ذرا سی غلطی انسان کو چھ فٹ اوپر لٹکا سکتی ہے۔

وکیل: اور آپ کی ذرا سی غلطی انسان کو چھ فٹ نیچے دفن کر سکتی ہے۔

(قاری صہیب احمد۔جہلم)

(۰۸)

☆ ایک لڑکا تیز تیز سائیکل چلا رہا تھا۔سامنے سے ایک بوڑھا اس کی زد میں آ گیا، سائیکل بوڑھے سے ٹکرائی۔

وہ چلایا: ”بریک کیوں نہیں ماری۔“

لڑکے نے گھبرا کر کہا:

”پوری سائیکل جو دے ماری ہے، بریک کی کون سی کسر رہ گئی۔

(محمد ارسلان مہدی۔سرگودھا)

(۰۹)

استاد (شاگرد سے): جمہوری طرز حکومت کسے کہتے ہیں؟

شاگرد: جی! امریکا کی فرماں برداری کو۔

(۱۰)

ایک شخص (بھکاری سے): کل تم لنگڑے نظر آئے تھے، آج اندھے؟

بھکاری: تجربہ کر رہا ہوں، کس بھیس میں زیادہ بھیک ملتی ہے۔

(حافظہ بنت ندیم۔ملتان)

(۱۱)

بیٹا: ابا جان میں اتنا بڑا کب ہوں گا جب امی جان سے پوچھے بغیر باہر چلا جایا کروں گا؟

باپ: (سرد آہ بھر کر) بیٹا! اتنا بڑا تو ابھی میں بھی نہیں ہوا۔

(محمد اسامہ لکی۔کوٹ ادو)

(۱۲)

مجسٹریٹ: (گواہ سے) مجرم کا حلیہ بتاؤ۔

گواہ: جناب! وہ بالکل آپ سے ملتا جلتا تھا۔

(امیر معاویہ صفدر۔مظفر گڑھ)

(۱۳)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ دکھنے آئی ہوئی تھی، وہ کھجورے کھا رہے تھے۔ ایسے میں آپ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا:

"تمہاری آنکھ خراب ہے اور کھجوریں کھا رہے ہو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا:

"حضور! اس طرف سے کھا رہا ہوں جس طرف کی آنکھ اچھی ہے۔"

(سید ازرار شاہ۔کراچی)

(۱۴)

☆ ایک انگریز کسی دیہات میں گیا، وہاں اسے مکئی کی روٹی پر ساگ رکھ کر دیا گیا۔ اس نے ساگ کھا لیا اور روٹی واپس کرتے ہوئے بولا:

"یہ پلیٹ لے لیں۔" (محمد معضور کشمیری۔ آزاد کشمیر)

(۱۵)

ماں: رات میں نے باورچی خانے کی الماری میں دو بسکٹ رکھے تھے۔ اب صرف ایک کیسے رہ گیا؟

بیٹا: اندھیرے میں دوسرا نظر نہیں آیا۔

(۱۶)

استاد: (شاگرد سے) اب جب کے تم نے یہ سبق پڑھ لیا ہے تو بتاؤ، جب بیٹے نے باپ کے سامنے اس کا پسندیدہ درخت کاٹنے کا اقرار کر لیا تو باپ نے اسے کیوں نہ مارا؟

شاگرد: اس لئے کہ اسے معلوم تھا، بیٹے کے ہاتھ میں کلہاڑا ہے۔

(محسن حیات کھوکھر۔ مٹھہ نواز)

(۱۷)

شوہر: میں تمہیں کوئی تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ بتاؤ کیا دوں؟

بیوی: کوئی سونے کی چیز دے دیں۔

خاوند بازار گیا اور اس کے لئے تکیہ خرید لایا۔

(محمد عارف رشید اعوان۔فیصل آباد)

(۱۸)

جج: تم شاید بیسویں مرتبہ میرے سامنے پیش ہو رہے ہو۔

ملزم: اس میں میرا کیا قصور! آپ کا تبادلہ ہی نہیں ہوتا۔

(کلیم اللہ قاسم۔شورکوٹ کینٹ)

(۱۹)

ایک فلسفی: اگر انسانوں میں گوشت اور ہڈیوں کی جگہ ہوا بھری ہوئی ہوتی تو کیا ہوتا؟

دوسرا فلسفی: یہ ہوتا کہ آپ کہیں جا رہے ہوتے تو کوئی پیچھے سے آ کر کہتا کہ جناب! آپ کے ابو کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے، جا کر

انہیں پنکچر لگوا آئیں۔ (رافعہ عبدالغنی۔کمالیہ)

(۲۰)

موٹا آدمی (دبلے سے): تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ ملک میں قحط پڑا ہوا ہے۔

دبلا آدمی: اور تمہیں دیکھ کر لگتا ہے یہ قحط تمہاری وجہ سے پڑا ہے۔

(۲۱)

بیرا: جناب کھانے کے پیسے کھانے سے پہلے ادا کریں۔

گاہک: یہ کیوں!

بیرا: کل ایک گاہک کھانا کھاتے ہی مر گیا اور ہوٹل کے مالک نے پیسے مجھ سے لئے۔ (بشریٰ حافظ، محمد عمران۔کامرہ کلاں اٹک)

(۲۲)

منیجر (امیدوار سے): ہمیں ایک بہت مضبوط اور طاقت ور چپراسی کی ضرورت ہے، کیا تم ایسے ہو؟

امیدوار: جی بالکل! آپ باہر کھڑے امیدواروں سے پوچھ لیں، میں کم از کم بیس آدمیوں کو دھکیل کر اندر آیا ہوں۔

(ظفر اقبال۔مسہ کوٹھہ)

(۲۳)

غائب دماغ پروفیسر: اگر کسی شخص کو بغیر دانتوں والا کتا کاٹ لے تو کیا کیا جائے گا؟

میڈیکل کا طالب علم: اسے بغیر سوئی کے انجکشن لگائے جائیں گے۔

(محمد شہزاد۔ایبٹ آباد)

(۲۴)

سیاست دان: (بچی سے) بیٹی آپ کے ابو جان مسلم لیگ میں ہیں یا پی پی میں؟

بچی: جی وہ باتھ روم میں ہیں۔ (محمد وقار۔کلورکوٹ)

(۲۵)

☆ پولیس نے ایک شخص کو تالاب میں نہاتے دیکھا تو اس سے کہا:

”باہر آؤ اور کپڑے پہنو! ہمیں تمہارے کپڑوں کی تلاشی لینی ہے۔“

(حبیب احمد۔ککڑ ہٹہ)

(۲۶)

استاد: دنیا میں شرح اموات کیا ہے؟

شاگرد: جناب سو فیصد۔

استاد: (جھلا کر) وہ کیسے؟

شاگرد: جناب! جو پیدا ہوتا ہے، وہ ایک دن ضرور مرتا ہے۔

(۲۷)

بیٹا: ماں میں اب اسکول نہیں جاؤں گا۔کوئی کام کروں گا۔

ماں: بیٹا! ابھی تم نے صرف چار جماعتیں پڑھی ہیں، بھلا تم کیا کام کر سکو گے۔

بیٹا: تیسری جماعت کے بچوں کو ٹیوشن پڑھاؤں گا۔

(عائشہ عزیز الرحمٰن۔کراچی)

(۲۸)

☆ ایک شخص پہلی مرتبہ لندن گیا۔ ائیر پورٹ پر ایک افسر نے اس سے پوچھا: ”واٹ از یور نیم؟“

”عمر دراز۔“

”انگریزی میں بتاؤ۔“ افسر نے کہا۔

”لونگ لائف۔“ وہ فوراً بولا۔ (ارسلان فرید۔شادن لُنڈ)

(۲۹)

ایک بھکاری: آپ کے پڑوسی نے پیٹ بھر کے کھانا کھلایا ہے، آپ بھی کچھ دے دیں۔

آدمی: یہ لو! ہاضمے کا چورن۔ (اعجاز الحق نیازی۔میاں والی)

(۳۰)

بیٹا: ماں! کیا مجھے کوئی ایسا کام کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں مجھے روزانہ مارا پیٹا جائے؟

ماں: نہیں بیٹا! تمہیں ہرگز ہرگز ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

بیٹا: بس تو پھر میں آج سے اسکول نہیں جاؤں گا۔

(اختتام)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]